NPA DOC NO 0018

2019/07/24

بسمہ تعالی

عوامی مفادات کے خلاف

قوانین میں ترامیم کا سلسلہ ء جاری

ناظم الدین فاروقی

بی جے پی کی پارلیمنٹ مین بھاری اکثریت کی وجہ سے اپنے ایجنڈے کو روبہ عمل لانے کیلیے ءہندوتوا حوصلے وعزائم وسائل بلند نظر آرہے ہیں۔ بی جے پی حکومت ایک لمحہ ء بھی ضائع کئیے ءبغیر پے در پے قوانین میں ایسی ترمیمات و تبدیلیاں کر رہی ہے جو مفاد عامہ کے مغائر ہیں

گذشتہ میعاد میں بھی کئی قوانین میں بڑے پیمانے پر ایسی تبدیلیاں لائی گئی تھیں جس سے انکے ہندتوا کے مفادات کا حصول ہو۔ قوانین کے دفعات میں ترمیمات اس طرح کی جارہی ہیں جس سے راست عوام کے مفادات پر ضرب کاری ہو رہی ہے۔ اور بعض ترمیمات کی وجہ سے اقلیتوں کے بنیادی حقوق بھی صلب ہو رہے ہیں۔

22 جولائی کو آر ٹی آئی قانون میں ترمیم کا بل لوک سبھا میں اپوزیشن کی شدید مخالفت اور احتجاج کے باوجود منظور کیا گیا۔ جو ترمیمات اس قانون میں کی گئیں اس سے عام شہری کے حق معلومات ختم ہو جائیں۔ حکومت نے ایک بااختیار ادارہ کو مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ پہلے کمشنر RTI کا تقرر ریاستی سطح پر ہوا کرتا تھا۔ اب یہ تمام اختیارات مرکزی حکومت نے اپنے تحت حاصل کر لیے ءہیں۔ صدر مجلس جناب بیرسٹر اسد الدین اویسی صاحب اس قانون میں ترمیمات کے خلاف زبردست بحث کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت نے قانون حق معلومات ترمیمی بل پیش کرتے ہوئے ایک رجعت پسندانہ اقدام کیا ہے۔ حکومت ایک دس روپیے ء کی درخواست سے ڈر رہی ہے، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جمہوریت کس راہ پر جارہی ہے آر ٹی آئی ترمیمی بل غریب آرمی کے پیٹ پر خنجر نہیں بلکہ شب خون کی طرح ہے۔ یہ عام آدمی کے حقوق کا قتل ہو رہا ہے ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ ضرور قانون بنائیں لیکن جو قانون بنایا جارہا ہے وہ قانون حق معلومات کو مودیانہ بنایا جارہا ہے۔ بیریسٹر اویسی نے ترمیمی بل کی پیش کشی کے دوران وزیر موصوف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ لاعلم ہیں سپریم کورٹ کے حوالے سے واضح کیا کہ آر ٹی آئی یعنی قانون قانونی حق معلومات ایک آئینی حق ہے حق انفارمیشن کمترین آئینی حق کے اطلاق کے لیے ء کام کرتے ہیں۔

نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن NHRC کے قانون میں بھی مزید تبدیلیاں لائی گئیں ہیں۔اب NHRC ایک خود مختار ادارہ نہیں رہے گا۔بلکہ افسوس کی بات یہ ہیکہ جو ترمیم کی گئی ہے اس کے مطابق 29 رکنی کمیٹی پر NHRC مشتمل ہوگا اسمیں 20 افراد کو حکومت نامزد کرے گی اور 9 افراد حکومت کے سنیر ریٹائرڈ عہدداروں کو شامل کریگی۔یہاں یہ بات قابل غور ہیکہ یہ 20 افراد کون ہونگے۔یہ 20 افراد کا لازمی طور پر RSS سے تعلق ہوگا اور ملک میں ہونے والے دلتوں اور اقلیتوں کے خلاف مظالم اور انکے انسانی حقوق کی پامالی میں وہ صرف تماشابین بن کر نہیں رہینگے اور کسی بھی قسم کی ایسی تحقیقات اور حقائق پر مبنی رپورٹ کو شائع کرنے پر پابندی عائد کرسکتے ہیں۔اس سے ایک اور بڑا نقصان یہ ہونے والا ہیکہ UNHCR اقوام متحدہ حقوق انسانی کی کمیشن اور دیگر عالمی بڑے اداروں کے تحقیقات میں مداخلت کریں گے اور انہیں اس بات پر مجبور کیا جائیگا یا دباؤ ڈالا جاسکے گا۔وہ کسی قسم کی اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کے سلسلہ ءمیں کوئی تحقیقات و رپورٹ شائع نہ کریں۔گذشتہ سال ہرش مندر (سابق آئی اے یس آفیسر) رکن NHCR نے آسام میں بنگالیوں اقلیتوں پر NRC نام پر ہونے والے مظالم پر ایک تحقیقاتی رپورٹ تیار کی تھی وہ چاہتے تھے کہ یہ رپورٹ NHRC سے شائع ہو۔ NHRC نے حکومت کے ایماء پر کوئی کان نہیں دھرا۔پھر NHRC سے یہ درخواست کی کہ وہ آسام کے انتظامیہ کا مواخدہ کرے اور غیر انسانی بنیادوں پر ڈیٹنشن کیمپس میں سالوں سے بغیر مقدمہ چلائے مقید معصوم بنگالیوں کی رہائی کو یقینی بنائیں۔ NHRC نے انہیں بحیثیت رکن سننے سے انکار کردیا۔اس ناانصافی پر ہرش مندر نے اپنی رکنیت سے استعفی دے دیا۔آسام میں ہیومن رائٹس کے عالمی قوانین کے خلاف کئےءجانے والے حکومت کے رویّے کے خلاف ایک عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی تھی سپریم کورٹ نے پہلے انکے وکیل پرشانت بھوشن کو کیس سے علیحدہ کردیا۔پھر جب ہرش مندر بذات خود فل بنچ سے بحث کرنے لگے تو ملک کی عدالت عالیہ نے بڑی ہی بے عزّتی سے انہیں یہ کہتے ہوئے کورٹ حال سے باہر نکل جانے کے لیےء کہا اور ریمارک کیا کہ " ہم کو حکومت کے اداروں پر اعتماد ہونا چاہیےء وہ جو کررہے ہیں ٹھیک کررہے ہیں " آپ ہوتے کون ہیں جو ان معاملات میں مداخلت کررہے ہیں۔

قانون اور قانون دانوں کی دھجّیاں کسطرح اڑائی جارہی ہیں وہ سمجھنے کے لیےء ایک واقعہ کا یہاں ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔آسام میں کرنل ثناءاللہ (ریٹائرڈ) کو غیر ملکی غیر قانونی تارک وطن قرار دیکر گرفتار کرلیا گیا تھا۔جنہوں نے کارگل جنگ میں کئی فوجی اعزازات حاصل کیئےء تھے۔مقامی وکلاء کی کوششوں کے باوجود انہیں کسی بھی عدالت سے راحت حاصل نہیں ہوئی۔سپریم کورٹ کے سینیر ایڈوکیٹ اور سماجی جہدکار اندار اور جسٹس گروور نے رہائی کیلیےء گوہاٹی ہائی کورٹ میں رٹ داخل کی اور بحث کی۔فاضل جسٹس نے انہں رہا کرنے کے احکامات صادر کیئے۔بی جے پی اور RSS کی قیادت کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور انہوں نے اسے اپنے لیےء ہندو وقار کا مسئلہ بنالیا ایک ماہ کے اندر، اندرا جسٹس گروور کے مکانات پر CBI کے چھاپے مار کر کئی فائلس ضبط کرلیں ان پر یہ لغوء الزام لگایا گیا کہ انکی NGO نے بیرونی عطیات کا ناجائز استعمال اور غبن کیا ہے وغیرہ۔

نیشنل میڈیکل کمشن:- انڈین نیشنل کونسل کا خاتمہ کر کے موجودہ بی جے پی کی حکومت نے ترمیم کرتے ہوئے نیشنل میڈیکل کمیشن ایک بااختیار باڈی کا قیام عمل میں لایاہے یہ بھی مکمل طور پر مرکزی حکومت کے نامزد کردہ افراد پر مشتمل کمیشن ہوگا۔ریاستوں کو میڈیکل تعلیم کے حاصل کردہ اختیارات کو تقریبا ختم اور میڈیکل تعلیم میں بھی عجیب وغریب تبدیلیاں لائی جارہی ہیں جس سے میڈیکل ایجوکیشن کا معیار گھٹ جائیگا۔ اسمیں یہ کہا گیاہے کہ جو نرسنگ کا دوسال کا کورس طالب علم مکمل کرے گا اسے راست MBBS دوسرے سال میں داخلہ دیا جائیگا۔ A Y U S H کے مطابق منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ایورویدک اور یونانی اطبّا کو عام ایلوپیتھک ہاسپٹلس میں MBBS ڈاکٹرس کے ساتھ پراکٹس کرنے کی اجازت ہوگی۔اور قدیم دیدک طریقہ علاج پر حکومت زیادہ توجہ دے گی۔ انکا نظریہ یہ ہیکہ آیورویدک طریقہ علاج جو کئی ہزار سال قدیم ہے موجودہ میڈیکل سائنس سے کہیں زیادہ کامیاب اور بہتر ہے وغیرہ۔

مخالف دہشت گردی بل : UAPA Unlawful activities prevention amendment bill 2019 ترمیمی بل 24 جولائی 2019 کو پارلیمینٹ میں منظور کیا گیا، یہ بل انتہائی خطرناک بل ثابت ہوسکتا ہے، اس منظور کردہ بل میں بہت سارے اختیارات، خفیہ ایجنسیوں اور پولیس کو دیئےگئے جس کے مطابق جو بھی شخص شک کے دائرہ میں ہوگا اسے بھی NIA فوری گرفتار کرنے کی مجاز ہوگی، جناب اسد الدین اویسی صاحب نے UAPA ترمیمی بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اس بل کو مسلمانوں کے خلاف بیجا استعمال کرنے کے خدشات کو تقویت مل چکی ہے۔

UAPA قانون کو کانگریس کے دور میں نافذ کیا گیا تھا جس سے سیکڑوں معصوم بے قصور نوجوان متاثر ہوئے اور بلا کسی جرم کے انہیں سالوں جیلوں میں قید وبند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں۔ ان ترمیمات کے بعد اب اس قانون کو مخصوص طبقے کے خلاف بڑے پیمانے پر استعمال کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر موصوف کو دس دن جیل میں رکھنا چاہیےءتب انہیں پتہ چلے گا کہ جیل کی زندگی کتنی مصائب و آلام سے بھرپور ہوتی ہے۔

NIA کے اختیارات میں بے تحاشہ اضافہ کیا گیاہے:- NIA نے ہمیشہ دہشت گردی کے کیس میں فرقہ وارانہ عصبیت کو فروغ دیتے ہوئے صرف مسلم نوجوانوں پر جھوٹے الزامات لگا کر مقدمات میں ماخوذ کیا جاتا رہاہے گذشتہ 30 سالون میں 99٪ نوجوانوں کو جو جھوٹے الزامات کے تحت گرفتار ہوئے تھے جن کے کئی کئی سال جیلوں کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑی تھی ان سب میں NIA کے شکوک کارول تھا۔اسکے علی الرغم جب ہندو دہشت گردوں پر مقدمات کا معاملہ آتا ہے تو فیصلے سے پہلے ہی کیس کو اتنا کمزور کردیا جاتا ہے پھر کسی بھی جج کو سزاء دینے کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی ہے۔ تمام ہندو دشت گردوں کو ملک میں نہ صرف باعزت بری کیا جارہاہے بلکہ انہیں ہیرو بنا کر سیاست میں اونچے درجے کی قیادت سونپی جارہی ہے۔

آخر (UAPA) NIA قانون میں بے جاترامیم کس لیےء کی گئیں۔یہ سب صرف معصوم مسلمانوں کو پریشان اور حراساں کرنے کیلیےء کیا جاتا رہاہے۔اسکے بعد سے NIA کو مزید چھوٹ مل چکی ہے۔یوپی اور تامل ناڈو سے چند مسلم نوجوانوں کو اس الزام میں گرفتار کرلیا گیا تھا کہ وہ ملک میں اسلامی حکومت قائم کرناچاہتے تھے اسطرح کے مضحکہ خیز الزامات کے تحت کب تک مسلمانوں کو پریشان کیاجارہاہے۔

جن مسلمان زمین داروں اور جاگیر داروں نے 30،40 سال تک عدالت میں مقدمات لڑکر مقدمات میں کامیابی حاصل کی تھی وہ تمام جائدادیں بھی اچانک ایک قانون میں لاکر آنافانا کرلی گئیں۔

اب Citizenship Amendment Bill , CAB پارلیمنٹ میں پیش کیا جانے والا ہے جس کے مطابق پڑوسی ممالک کے غیر قانونی تارکین وطن تمام ہندوؤں کو ہندوستانی شہریت دی جائیگی۔اور جو مسلمان ان ممالک سے یہاں آکر آباد ہیں انہیں غیر قانونی غیر ملکی گھس پیٹھیےء کی حیثیت سے گرفتار کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیاجائیگا۔

یہ قوانین خالص سیکولرزم کے منافی اور فرقہ وارانہ امتیازات و تعصب عداوت وبغض پر مبنی ہے۔اگر قوانین ترمیمات کا سلسلہء یوں ہی جاری رہیگا تو آئیندہ آہستہ آہیستہ ملک کے مسلمان اپنے بنیادی حقوق سے محروم کردیئےء جائیں گے اور جب حق مساوات اور بنیادی حقوق ختم کردیئے جائیں گے تو دوسر درجے کے شہری کے طور پر ہمارے ساتھ جو سلوک ہو گا۔حالات تیزی سے اس جانب رخ گیےء ہوئے ہیں۔دیکھنا یہ ہیکہ اقلیتیں کسطرح سے تیز انداز میں اپنے بنیادی آئینی حقوق کاتحفظ آئندہ کرسکیں گے۔

بی جے پی کی کھلی مسلم دوشمنی پھر ایک مرتبہ لوک سبھا میں دیکھنے کو ملا، ابھی تک دو مرتبہ بی جے پی گذشتہ حکومت کو بری طرح سے لوک سبھا میں ناکامی کا سامنا کرناپڑا ہے۔جیسے ہی دوسری میعاد کیلیےء بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے صرف ایک ماہ میں تیسری مرتبہ تین طلاق ترمیمی بل کو بلا کسی توقف کے چند لمحوں میں منظور کرلیا۔اس بل کی شدید مخالفت جناب اسد الدین اویسی صاحب کے علاوہ تمام اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ JD(U)نے بھی اس ظالمانہ قانون کی مخالفت کی۔گذشتہ تین سالوں سے مسلسل یہ مطالبہ کیا جارہاہے کہ بل کو سیلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیاجائے لیکن بی جے پی ایک لفظ بھی سننے کیلیےء تیار نہیں ہے۔جناب اسد الدین اویسی صاحب نے کہاکہ جب قانونی اعتبار سے تین طلاق ہوتی ہی نہیں تو پھر اسپر شوہر کو کیوں 3 سال کی سزاء معین کی گئی ہے۔کسی مذہب کے ماننے والوں کو اپنی بیوی کو طلاق دینے پر کوئی سزاء نہیں ہے پھر صرف مسلم شوہر کے ساتھ یہ کیا ظلم وزیادتی ہے۔مسلمانون کے سلسلہء میں حکومت کے نیت اور سلوک سراسر عداوت اور عصبیت پر مبنی ہیں۔

ختم شد

NPA DOC NO 0018

-